

عریشہ طاہر

سراغ  
زندگی

# سراغِ زندگی



از قلم عریشہ طاہر

All Rights Reserved

**Copyright:** Areesha Tahir (Author)

**Published by:** Safar-e-Adab

**Published On:** safareadab.com

---

To get published with us, contact us via email or website:

[safareadab.com](http://safareadab.com)

[khanumaira@safareadab.com](mailto:khanumaira@safareadab.com)

[adab@safareadab.com](mailto:adab@safareadab.com)

---

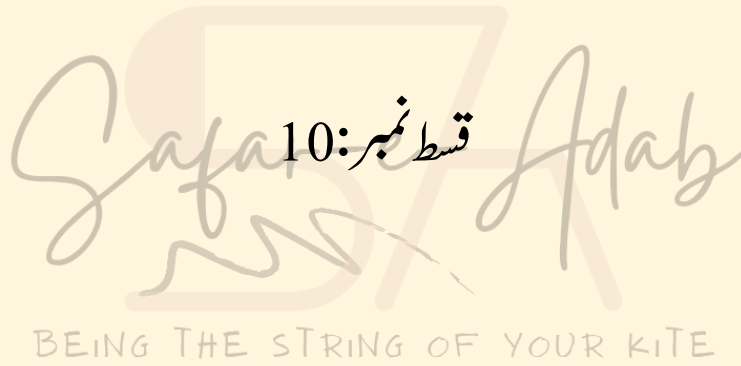
**Note:** We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

## ضروری بات

سراغِ زندگی کے تمام جملہ حقوق لکھاری "عریشہ طاہر" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔







تقریباً ایک گھنٹے بعد ہی گریس کو ہوش آ گیا تھا۔ رامنن جو ان کے ساتھ بیٹھے ان کی ہتھیلیاں سہلارہے تھے ان کی حرکت پر الرٹ سے ہو گئے۔ گریس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ جولیہ جو ان کے بائیں طرف بیٹھی اپنے آنسو صاف کر رہی تھی وہ بھی ان کے اوپر جھک کر انہیں دیکھنے لگی۔

"گریس۔۔۔ اوہ خداوند تیرا شکر۔۔۔" رامنن نے ان کے چہرے پر آئے بال ہٹائے۔

"اوہ موم۔۔۔ شکر ہے آپ ہوش میں آ گئیں" جولیہ نے روتے ہوئے ان کے سینے پر سر رکھا۔ گریس موندی آنکھوں کے ساتھ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ صوفیہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں کسی میڈیکل سٹور کا شاپر پکڑا ہوا تھا۔

"یہ دوائیں موم کی۔۔۔" اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب اس نے ماں کو آنکھیں کھولے دیکھا تو۔ وہ خوش ہوتی ہوئی ماں کے قریب آئی۔

"اوہ موم آپ کو ہوش آ گیا تھینکس گاڈ" وہ رامنن کے ساتھ بیٹھی اور گریس کا ہاتھ پکڑ کر شکر ادا کیا۔ پورا گھر کا نظام ہی رک جاتا ہے جب ماں بستر سے لگ جائے تو۔ اب تک کسی ایک نے بھی ناشتے کا نوالہ تک منہ میں نہیں ڈالا تھا۔ نوکرائیاں بھی کچن میں اداس اداس بیٹھی تھیں۔ گریس نیم دراز ہو کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگیں تو رامنن اور جولیہ نے انہیں سہارا دے کر بیٹھایا۔ انہوں نے جولیہ کو دیکھا۔

"میری بچی" ناجانے کیوں انہوں نے جولیہ کو سینے سے لگایا تو وہ رونے لگی۔

"نہیں میری جان روتے نہیں ہیں۔۔۔" ماں ہوش میں آ گئی ہے نا "انہوں نے اس کا سر سہلایا۔ جوزف دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوا تو گریس کو ہوش میں دیکھ کر اسے بھی انجانی سی خوشی ہوئی۔

"شکر ہے آنٹی آپ ہوش میں آگئیں سب کو ڈرا دیا تھا آپ نے" گریس نے مسکرا کر اس کی بات کا جواب دیا۔ وہ چلتا ہوا صوفے پر جا کر بیٹھا۔ جولیہ کا سر گریس کے کندھے پر تھا۔ گریس لگاتار اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھیں۔

"صوفیہ جاؤ موم کے لیے سوپ کا انتظام کرو۔۔۔ فوراً" رائمن نے کھڑے ہوتے ہوئے صوفیہ سے کہا۔ وہ سر ہلا کر کھڑی ہوئی۔

"موم میں ابھی آپکے لیے مزے دار سوپ بنواتی ہوں" وہ ایک نظر جوزف پر ڈالنا نہ بھولی۔ جو خاموش نظروں سے گریس کو دیکھ رہا تھا۔

"تم سب نے ناشتہ کیا؟" گریس نے تھکی ہوئی آواز میں کہا۔

"کہاں ناشتہ کیا۔۔۔ پانی کا ہوش نہیں رہا تھا ڈاکٹر کی بات سن کر" گریس یک دم بے چین ہو گئیں۔

"جاؤ جا کر ناشتہ کرو سب۔۔۔ اٹھو جولیہ جاؤ سب ناشتہ کرو" انہوں نے سیدھے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے مری ہوئی آواز کے ساتھ حکم صادر کیا۔

"تم آرام سے بیٹھو ہم ناشتہ کر لیں گے فکر نہیں کرو ہماری" رائمن نے ان کے کندھے پر زور ڈال کر انہیں بیٹھے رہنے کو کہا۔

"اٹھو جولیہ جا کر ناشتہ کرو بچے۔۔۔۔۔ جوزف اٹھو شاہاش پلینز جا کر ناشتہ کرو سب" انہوں نے آخر میں التجائیہ لہجے میں جوزف کو دیکھا۔

"اوکے۔۔۔۔۔ (وہ کھڑا ہوا) چلو جولیہ آ جاؤ ناشتہ کرنے چلیں ورنہ آنٹی کا سانس بند ہو جائے گا۔۔۔۔۔ چلیے ڈیڈ" وہ پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے ہوئے مزے سے اپنی بات کر کے وہاں سے باہر نکل گیا۔

"موم آپ ٹھیک ہو جائیں پلینز" جولیہ نے ماں کا گال سہلاتے ہوئے زکام شدہ لہجے میں کہا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں میری گڑیا چلو اب جاؤ۔۔۔۔۔ صوفیہ بہن کو لے کر جاؤ تم بھی جا کر ناشتہ کرو راتنمن " انہوں نے آخر میں اپنے محبوب شوہر سے التجاء کی۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ آ جاؤ جولی " جولیہ بیڈ سے اتری اور تینوں نفوس کمرے سے نکل گئے۔ نکلتے ہی انہیں سامنے ماریہ کھڑی دیکھائی دی جو تذبذب سی کھڑی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔ جوزف ابھی اس کے قریب سے جاتا دیکھائی دے رہا تھا۔ صوفیہ اور جولیہ منہ بنا کر نیچے چلی گئیں جبکہ راتنمن نے طویل سانس اندر کھینچی اور چل کر ماریہ کے قریب گئے۔

ماریہ نے نظریں اٹھانے کا تکلف بھی نہ کیا۔

"جاؤ ماریہ۔۔۔۔۔ ماں تمہارا ہی انتظار کر رہی ہے " ماریہ نے نم پلکیں اٹھا کر راتنمن کو دیکھا تو ان کو ترس آ گیا۔

"موم مجھ سے بہت ناراض ہو گئی " اس نے زکام شدہ سانس اندر کھینچا۔ راتنمن نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"ماں کبھی بھی ناراض نہیں ہوتی اور گریس تو کبھی بھی تم سے ناراض نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ جاؤ شاباش اندر جاؤ " ماریہ کی آنکھیں مزید نم ہو گئیں۔ اس نے ساری ہمت مجتمع کی اور چلتی ہوئی دروازے کے قریب گئی۔ راتنمن پاکس میں ہاتھ ڈال کر اسے اندر جاتا دیکھ رہے تھے۔ ماریہ نے ہلکی سی دستک دی اور اندر داخل ہوئی۔

گریس نے نظریں اٹھا کر ماریہ کو دیکھا تو اندر کچھ چھن سے ٹوٹا۔

"ظالم عورت کتنا مارا ہے تم نے آج بچی کو " اس نے دل ہی دل میں خود کو کوسا اور یہ ہوتی ہے ماں بستر مرگ پر بھی ہو تو اولاد کی تکلیف ہی اسے زیادہ ستاتی ہے۔ ماریہ چلتی ہوئی بیڈ کے قریب آئی۔

"موم۔۔۔ " اس نے آہستہ سی آواز میں ماں کو پکارا تو گریس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

"ادھر آؤ ماں کی جان" انہوں نے بائیں پھیلا دیں۔ ماریہ نے ایک پل انتظار نہ کیا اور ماں کے گلے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ گریس بھی اسے دیوانہ وار پیار دے کر رو رہی تھیں۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بچپن پر ہاتھ تو کیا انگلی سے بھی نہیں چھوا تھا اور آج۔۔۔

آج انہوں نے ماریہ کو اتنا مارا کہ اپنا کیلجہ پھٹنے کے قریب ہو گیا۔

"موم آپ۔۔۔۔۔ آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں نا" ماریہ نے روتے ہوئے گریس سے سوال کیا۔

"نہیں میری جان۔۔۔۔۔ تم سے میں کبھی ناراض نہیں ہو سکتی کبھی بھی نہیں" انہوں نے ماریہ کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا۔ ماریہ اور کچھ نہ بولی بس آہستہ آہستہ وہیں پر گریس کی گود میں سر رکھ کر آنکھیں موند کر لیٹ گئی۔ گریس اس کے گال دیکھ کر خود کو کتنی ملامت کر چکی تھی یہ صرف وہی جانتی تھیں۔ صوفیہ آئی اور خاموشی سی سوپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔ ماریہ اب بھی آنکھیں موندے لیٹی تھی۔

"صوفیہ۔۔۔۔۔ کر سٹینا سے کہنا ماریہ کا ناشتہ یہیں لے آئے اور تم نے ناشتہ کر لیا" ان کے ہاتھ لگا تا ماریہ کا سر سہلا رہے تھے۔

"جی موم میں نے کر لیا۔۔۔۔۔ آپ یہ سوپ ضرور پینا ڈاکٹر نے بہت ویکنس بتائی ہے میں کر سٹینا کے ہاتھ آپ کے لیے دودھ بھی بھیج رہی ہوں" گریس نے محبت بھری مسکان بھر کر سر ہلا دیا۔ صوفیہ نے ایک نظر ماریہ کو دیکھا اور منہ بناتی ہوئی باہر نکل گئی۔ گریس خاموشی سے اس کے بال سہلانے لگیں۔

"موم آپ سوپ پی لیں بلکہ رکیں۔۔۔۔۔" ماریہ اٹھی اور سوپ والی ٹرے اٹھا کر اپنی ٹانگوں پر رکھی۔

"میں خود آپ کو پلاتی ہوں" ماریہ نے سوپ میں چیچ ہلائی۔ گریس نے آنسو صاف کیے۔ اب ان کا درد دور ہو گیا تھا لیکن بیٹی کے گال پر اپنی انگلیوں کے نشان دیکھ کر انہیں خود سے کوفت ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ شدید کوفت۔ ماریہ کافی دیر ان کے ساتھ لیٹی رہی اور کب دونوں ماں بیٹی کی آنکھ لگ گئی ان کو پتہ ہی نہ چل سکا۔



"ہیلو۔۔ کہاں غائب رہتے ہو؟" التمش نے موبائیل کان کے ساتھ لگاتے ہوئے پہلا سوال کیا۔

"یہیں ہوتا ہوں۔۔۔ پرسوں تو ملے تھے ہم" جوزف نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن آج یونیورسٹی کیوں نہیں آئے۔۔۔ ٹیسٹ سے جان چھڑا رہے تھے" جوزف دھیمساہنسا۔

"وہ ٹیسٹ میرے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔۔۔ گھر میں تھوڑی ایمر جنسی ہو گئی تھی اس لیے نہیں آیا" التمش سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"خیریت تو ہے نا؟"

"ہاں خیریت ہے آنٹی کی طبیعت خراب ہو گئی تھی آج بہت بس اسی لیے نہیں آسکا" التمش کے لبوں سے 'اوہ نکلا۔

"اب کیسی ہیں وہ۔۔۔ تمہاری سٹیپ مدر کی نا؟"

"ہاں انہی کی اب کافی بہتر ہیں" التمش نے سر ہلادیا۔

"التمش" کچھ یاد آنے پر جوزف نے سگریٹ الیش ٹرے میں مسل کر بجھا دیا۔

"ہاں"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تمہارے موم ڈیڈ کسی ہوٹل میں گئے تھے ملنے کے لیے نمرہ سے؟" عجیب سا سوال تھا۔ التمش نے نا سمجھ سامنے

بنایا۔

"نہیں اس کے فلیٹ میں۔۔۔ بتایا تھا نا کہ وہ فلیٹ میں رہتی ہے" جوزف نے طنزیہ مسکراہٹ بھری۔

"اوہ اچھا۔۔۔ عجیب بات ہے"

"کیا"

"تمہارے موم ڈیڈ تو اتنے روایتی ہیں پھر ایک اکیلی لڑکی کے گھر جا کر اس کا رشتہ پکا کر دیا مجھے انکل آنٹی سے ایسی امید نہیں تھی "التمش دھیمسا مسکرا۔ بس کوئی اس سے نمبرہ کی باتیں کرتا رہے اور وہ جواب دیتا رہے۔

"نہیں اس کی ایک کزن تھی عائشہ اس کے موم ڈیڈ نے اسی کے حوالے کیے ہیں سارے معاملات اس نے ہی جواب دیا ہے امی ابو کو "جوزف کا بایاں آبرو اٹھ گیا۔ (تو یہ بات ہے)۔

"کتنا فریب "..... جوزف نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"تم نے اس کے موم ڈیڈ دیکھے ہوئے ہیں "جوزف نے پوچھا۔

"ہاں نا تصویروں میں "

"ڈیڈ بھی؟ "جوزف نے بے اختیار سوال کیا۔

"ہاں لیکن ڈیڈ کی بہت جوانی کی تصویریں ہیں وہ کہتی ہے ابھی نہیں بناتے وہ تصویریں "جوزف گہرا سانس لے کر رہ گیا۔ وہ التمش کو مائیکل کی تصویریں دیکھاتی تھی۔

"تمہیں ایک بار اس کے بارے میں تحقیق کرنی چاہیے تھی التمش "جوزف نا جانے کیوں اسے سچائی نہیں بتا رہا تھا۔

شاید وہ ماریہ کو پیار سے روکنا چاہتا تھا اور اگر وہ نہ رکے تو۔۔۔

"پوری تحقیق کر لی ہے۔۔۔ میری نمبرہ اپنے حسن کے جیسے ہی پاک ہے "جوزف نے لب بھینچ لیے اور انگوٹھے اور انگلی سے ناک کی ہڈی مسلی۔

"حسن کا کیا ہے۔۔۔ حسن سب سے زیادہ فریب کار ہوتا ہے "اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

"تم کیوں اتنے پریشان ہوتے ہو نمبرہ سے "

"کیونکہ اس کا کچھ بھی ایسا نہیں ہے جو عام لڑکیوں کا ہوتا ہے تمہیں وہ مشکوک نہیں لگتی "التمش ہنس دیا۔ وہ انتہائی بے وقوف تھا جو جوزف کا لہجہ سمجھنے سے قاصر ہو چکا تھا۔

"نہیں مجھے مشکوک نہیں لگتی اور تم پاگل نہ بنو" التمش نے اس کا مذاق اڑایا۔ جوزف نے دانت پیستے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ التمش کچھ بولتا اس سے پہلے ہی دروازے پر دستک ہوئی۔

"ایک منٹ جوزف۔۔۔ آجاؤ" اس نے موبائیل کان سے ہٹا کر دروازے والے کو اجازت دی تو فرحت ہاتھ میں سفید پلیٹ اٹھائی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس پر چائے کا کپ بھی پڑا تھا اور تین کالے کالے گلاب جامن بھی۔

"ارے واہ۔۔۔ یہ عنایت کس لیے" التمش نے کھلی مسکراہٹ کے ساتھ پلیٹ اس سے لی۔

"آمنہ آپ اور فرخ بھائی کے نکاح کی ڈیٹ پکی ہو گئی ہے ابونے ابھی فون پر پکی کی" جوزف سب سن رہا تھا۔ اس نے کوفت سے آنکھیں میچ لیں۔

"ارے واہ کون سی تاریخ"

"آخری ہی کوئی تاریخ ہے مجھے نہیں معلوم شاید اٹھائیس انتس"

"واہ جی واہ۔۔۔۔۔ مبارک ہو بہت بہت" اس نے مٹھائی کھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ فرحت جانے لگی جب رک کر التمش کو دیکھا۔

"نمرہ بھابی سے بھی کہنا کہ وہ شادی پر ضرور آئیں۔۔۔۔۔ ابو کہہ رہے تھے پوری فیملی کے سامنے تم دونوں کی منگنی کریں گے" جہاں التمش کا چہرہ فرحت کی بات سے کھل اٹھا تھا وہیں فون کی دوسری طرف جوزف کو دھچکا لگا۔ اس نے موبائیل کو گھور کر دیکھا۔

"گڈ یار یہ بہت زبردست طریقہ ہے میں نمرہ سے بات کروں گا۔۔۔۔۔ بلکہ امی سے کہوں گا وہ ہی بات کریں" فرحت مسکراتے ہوئے سر ہلا کر وہاں سے چلی گئی۔ التمش نے چائے کا کپ اٹھایا اور موبائیل کان سے لگایا۔

"ہیلو۔۔۔۔۔ ہیلو جوزف" دوسری طرف خاموشی تھی۔ التمش نے موبائیل کی سکرین دیکھی تو کال کٹ چکی تھی۔

"اوہ ہو" التمش نے موبائیل سائیڈ پر رکھا اور چائے مٹھائی کے مزے لینے لگا۔



"منگنی۔۔۔ پورے خاندان کے سامنے۔۔۔ میں پورے خاندان کو ہی نہ مٹا دوں جو مجھ سے میری ماریہ چھیننے کی بات کرتا ہے" اس نے مٹھیاں زور سے بھیج کر اپنے غصے کو باہر نکالنے کی کوشش کی۔ ایک آفت تھی جو بھرپا ہو چکی تھی۔ ایک تقدیر تھی جو لکھی جا چکی تھی۔۔۔

وہ لوگ رات کے کھانے پر بیٹھے تھے۔ قصر کو اس وقت مکمل روشن کر دیا جاتا تھا۔ ڈائننگ ہال کی چھوٹی سے چھوٹی موم بتیاں بھی جلا دی جاتی تھیں۔ ایک ہفتہ گزر گیا تھا اب گریس کافی ٹھیک ہو چکی تھیں۔ وہ مزے سے پلیٹ میں بریانی ڈال کر کھا رہی تھیں۔

پلیٹوں پر چلتی چھچھوں کی آوازیں ماحول میں ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔ گریس کی طبیعت کا سن کر آج ہی ریفال بھی کراچی سے آیا تھا۔ اب سب ایک ساتھ بیٹھے ڈنر میں مصروف تھے۔ رائمن نے نظریں اٹھا کر سب کے تاثرات دیکھے یہی صحیح وقت تھا بات کرنے کا۔ وہ ہلکا سا کھنکارے سب نے گردن اٹھا کر انہیں دیکھا۔

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے" گریس کا کھانا کھاتا منہ ڈھیلا ہو گیا۔ انہوں نے چور نظروں سے ماریہ کو دیکھا۔ وہ سکون سے کھانا کھا رہی تھی۔

"کیسا فیصلہ ڈیڈ؟" ریفال نے یانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"ریفال۔۔۔ میں تمہاری اور جوزف کی شادی ایک ساتھ کروانا چاہتا ہوں" جوزف چونکا۔ دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"آپکو کہاں سے ہماری شادی کا خیال آگیا؟" ریفال نے مسکرا کر باپ کو دیکھا۔

"بیٹے جو ان ہوتے ہیں تو والدین کو سب سے پہلے یہی فکر لاحق ہوتی ہے "رائمن نے جوس کے جگ کی طرف اشارہ کیا تو ملازمہ نے آگے بڑھ کر انہیں جوس سرو کیا۔

"بلکل ٹھیک فیصلہ کیا تم نے رائمن۔۔۔۔" گریس نے کھاتے ہوئے ان کے بات کی تصحیح کی۔

"ریفال تو ویسے بھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہے اس کی کوئی بھی لڑکی آجائے گی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔ جوزف ابھی پڑھ رہا ہے اس کی تو ویسے بھی گھر کی بیٹی ہے مسئلہ نہیں ہے "ماریہ کے ہاتھ اور منہ یک دم ان کی بات پر رک گئے۔

جوزف نے فاتحانہ مسکراہٹ بھری۔ ماریہ نے گریس کو دیکھا جنہوں نے ایک نظر اس سے ملائی اور پھر رائمن کو دیکھا۔

"گھر کی بچی۔۔۔۔ ہاں صحیح تو کہہ رہے ہو "اور ماں کو ہامی بھرتے دیکھ کر ماریہ کے پاؤں تلے زمین نکل گئی۔

"ہاں ماریہ اور جوزف کی شادی ہو جائے گی اور ریفال کے لیے بھی کوئی کر سٹن لڑکی ڈھونڈ لیں گے "ماریہ نے چچ کو آہستہ سے پلیٹ پر رکھا اور بے یقین نظروں سے ماں کو دیکھ کر نفی میں سر ہلا دیا۔ سارے تیروں کا رخ اس کی طرف مڑ گیا تھا۔ اس کا رنگ فک ہو گیا۔

"ڈیڈ میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ مجھے ایک آپریشن کے سلسلے میں پیرس جانا ہے ابھی میں نہیں کر سکتا شادی۔۔۔"

رائمن نے کھاتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے پھر جوزف اور ماریہ کی شادی کروادیتے ہیں ابھی تمہاری بعد میں ہو جائے گی۔۔۔۔ گریس تم تیاریاں شروع کر دو ایگزامز کے بعد ان کا فنکشن رکھیں گے "ماریہ منہ کھولے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔ گریس نے مشکل سے اپنے جسم کی کپکپاہٹ کو روکا ہوا تھا۔ جوزف کا دل خوشی سے پھولے نہیں سمار ہوا تھا۔ ماریہ نے زور سے کرسی دھکیلی اور وہاں سے جانے لگی۔



ماریہ نے ماتھے پر آئے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے پیچھے کیا اور گہرا سانس لیا۔

"مجھے موم سے بات کرنی ہوگی وہ تو سب جانتی تھیں۔۔۔۔" وہ تیزی سے اپنے بستر سے اٹھی اور بال کبچر میں جھکڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔ باہر سناٹا چھایا ہوا تھا یعنی سب اپنے کمروں میں سو رہے تھے۔ وہ دھیمے دھیمے قدم اٹھاتی ہوئی گرل کے قریب قریب سے چلتی ہوئی نیچے والے ہال کو دیکھنے لگی۔

"زندگی اتنی مشکل کیوں ہو گئی ہے۔۔۔۔۔" کاش میں التمش سے جھوٹ نہ بولتی اسے حقیقت بتا دیتی تو میرے لیے اتنی مشکل نہ ہوتی اپنے قدم اگر میں اسی وقت روک لیتی تو میرے لیے آج جوزف سے شادی کرنا کوئی بڑی بات نہ ہوتی "اس نے سوچتے ہوئے گرل سے ٹیک لگائی اور بازو سینے پر باندھ لیے۔

"جوزف سے شادی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ لیکن وہ محبت وہ اپنائیت جو مجھے التمش سے ہے وہ مجھے کسی کا نہیں ہونے دے سکتی التمش کا چہرہ مجھے اپنی پوری کائنات لگتا ہے۔۔۔ اس کا مسکرانا مجھے سکون دیتا ہے اس کی تکلیف مجھے بے چین کرتی ہے میں اس کے بغیر اس سے بات کیے بغیر اسے دیکھے بغیر ایک دن بھی نہیں گزار سکتی۔۔۔۔ میں جوزف سے مر کر بھی شادی نہیں کروں گی چاہے مجھے اس کے لیے خود کو مارنا ہی کیوں نہ پڑے میں شادی نہیں کروں گی "وہ نم آنکھوں کے ساتھ چلتے چلتے کب گریس کے کمرے کے سامنے کھڑی ہوئی اسے پتہ ہی نہ چلا۔

اس نے اپنی آنکھوں کو پونچھا اور دروازے پر دستک دی۔ نا جانے وہ سو رہے ہوں گے لیکن بات تو کرنی ہے صاف صاف۔۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"آجاؤ۔۔۔۔" اندر سے گریس کی آواز آئی تو وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ گریس ریسٹ چیئر پر بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی اور رائمن اپنے آفس کی فائلز کھولے بیڈ پر بیٹھے تھے۔

ماریہ کو اندر آتے دیکھ کر انہوں نے عینک اتاری۔

"ارے ماریہ تم۔۔۔ اس وقت؟" ماریہ کا نام سن کر گریس نے یک دم پیچھے دیکھا۔

"ماریہ تم۔۔۔ آؤ بیٹا خیریت "انہوں نے کتاب بند کر کے سائیڈ پر رکھی اور چیئر سے کھڑی ہو کر اس کے پاس آئیں۔

"ڈسٹرب کرنے کے لیے سوری۔۔۔ لیکن مجھے آپ دونوں سے بات کرنی ہے"

"ہاں ہاں بولو کیا بات ہے" وہ دونوں جانتے تھے کہ اس نے کیا بات کرنی ہے لیکن چلو سن ہی لیتے ہیں کے مصداق رائمن نے سوال کیا۔

"مجھ سے پوچھے بغیر آپ نے کل کیسے فیصلہ سنا دیا اپنا؟" وہ رائمن سے مخاطب تھی۔ انہوں نے گہرا سانس لیا۔

"تم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے بیٹی۔۔۔ مجھے تمہارے لیے جو بہتر لگا وہی کیا" ماریہ طنزیہ ہنس دی۔

"سوری ٹوٹے۔۔۔ آپکو کس نے کہا آپ میری بہتری سوچیں وہ بھی مجھ سے پوچھے بغیر کہ میں کیا چاہتی ہوں"

ماریہ نے سینے پر بازو لپیٹ کر سوالیہ انداز میں پوچھا۔ گریس خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئیں۔ اس معاملے میں وہ بالکل نہیں بولنا چاہتی تھیں۔

"تم سے پوچھنا ہی نہیں تھا کیونکہ تم نے اپنے لیے جہنم کا گھڑا چنا ہے" ماریہ ہنس دی۔

"یہ میری زندگی ہے اس میں کوئی انٹرفیر کیسے کر سکتا ہے" ماریہ نے حیرت سے پوچھا۔

"میں کوئی نہیں ہوں۔۔۔ میں تمہارے لیے بہتر فیصلہ کروں گا" ماریہ نے آبرو اٹھا کر ان کی ہمت کو دیکھا۔

"اوہ ریلی آپ ہوتے کون ہیں میرے بارے میں فیصلہ کرنے والے" ماریہ نے ترکی باتر کی جواب دیا۔ رائمن نے فائلز بند کیں اور اٹھ کر چلتے ہوئے ماریہ کے قریب آئے۔ گریس سر پکڑ کر بیٹھی ہوئی تھیں۔ (اف ماریہ اف)۔

"میں وہ ہوں جس سے شادی کرتے وقت اپنی بیٹیوں کی پوری کسٹڈی میرے نام کی تھی تمہاری موم نے۔۔۔ میں وہ ہوں جس نے ایک سال کی عمر سے تمہیں پال کر اتنا بڑا کیا کہ تم آج میرے سامنے سینہ تان کر کھڑی ہو (گریس نے گردن اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا) میں وہ ہوں جس نے تمہیں ہر پل آسائش میں رکھا۔۔۔ میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا لیکن میں نے تمہیں پالا بڑا کیا باپ سے زیادہ پیارا دیا محبت کی منہ سے خواہش نکلی نہیں اور وہ پوری کی۔۔۔ میں تمہارا وہ باپ ہوں جس نے تمہیں پالا ہے ماریہ مائیکل۔۔۔ اور پیدا کرنے والے سے پالنے والے کا

زیادہ حق ہوتا ہے کہ وہ فیصلہ کرے۔۔۔ اب بھی پوچھو گی کہ میں کون ہوں ہاں؟ "ماریہ کے تمام الفاظ ختم ہو گئے۔ اندر کچھ چھن سے ٹوٹا۔ ہاں رائمن نے ہی تو اسے چلنا سکھایا تھا اسے پالا تھا۔ وہ گردن اٹھائے سرخ آنکھوں سے رائمن کو دیکھ رہی تھی۔ گریس کھڑی ہوئیں۔

"ماریہ رائمن نے جو فیصلہ کیا ہے اسی میں بہتری ہے۔۔۔ تم التمش سے شادی نہیں۔۔۔"

"خبردار۔۔۔ (ماریہ نے انگلی اٹھالی) خبردار جو یہ بات کہی کہ التمش سے شادی نہیں کر سکتی۔۔۔ میں شادی کروں گی تو صرف التمش سے ہی کروں گی بس۔۔۔ بھاڑ میں جائے جوزف بھی اور اسکا ساتھ دینے والے بھی "گریس کے لب سی گئے۔ رائمن نے پاکٹس میں ہاتھ ڈال کر اسے غور سے دیکھا۔ (اتنی ضدی، اتنی ہٹ دھرم)۔

"تو ٹھیک ہے جاؤ جا کر لو شادی التمش سے لیکن یاد رکھنا۔۔۔۔۔ پھر دوبارہ کبھی نہ اپنی ماں کو اور نہ اس گھر کو نظریں اٹھا کر دیکھنا۔۔۔ سمجھو کہ سب مر گئے تمہارے لیے۔۔۔ گریس بھی (گریس نے زخمی نظروں سے رائمن کو دیکھا) بولو منظور ہے یہ شرط اگر ہاں تو تمہیں میں شادی کا پورا خرچہ دوں گا جاؤ جا کر کر لو شادی۔۔۔ بولو ماریہ منظور ہے شرط "ماریہ تیز تیز سانس لے رہی تھی۔ اس کی انا آسمان کو چھو رہی تھی۔ وہ رائمن رانس اور جوزف رانس کے سامنے ہار کیسے مان سکتی تھی۔ اس نے گردن اکڑائی۔

"ہاں منظور ہے "گریس کے لب واہو گئے۔ اس نے بے یقین نظروں سے ماریہ کو دیکھا۔

"ٹھیک ہے اپنی پیکنگ کرو اور جاؤ جا کر اسی سے شادی کرو جس کے لیے تم نے اپنوں کو چھوڑا ہے جاؤ دفع ہو جاؤ " رائمن کا بھی دل دکھا تھا۔ انہوں نے فرط جذبات میں اسے گھر سے نکلنے کا کہہ دیا اور وہ ماریہ مائیکل تھی۔ اس نے ایک پل بھی نہ سوچا اور تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔

"ماریہ۔۔۔ ماریہ رک۔۔۔" گریس اس کے پیچھے جانے لگیں جب ان کے قدم جھکڑ گئے۔ رائمن نے ان کا بازو پکڑ لیا۔ گریس نے مڑ کر انہیں دیکھا۔

"وہ کہاں جائے گی کیسے جائے گی۔۔۔ رامن پلیر ایسا۔۔۔"

"گاڑی گارڈز سب اس کے ساتھ ہونگے۔۔۔ اور تم اس کمرے سے باہر تب تک نہیں نکلو گی جب تک میں نہ کہوں سمجھ آئی بات" اور اپنا حکم صادر کر کے انہوں نے زور سے گریس کا بازو جھڑکا اور چلتے ہوئے واش روم میں چلے گئے۔

گریس نے دروازے کو دیکھا پھر واش روم کو اور جب کوئی راستہ نہ ملا تو وہیں صوفے پر بیٹھ کر بے بسی کے آنسوؤں بہانے لگیں۔



وہ چہرہ ہاتھوں میں گرائے لگتا رورور ہی تھی جب عائشہ پانی کا گلاس لے کر آئی۔

"بس کرو ماریہ رورو کر بے حال ہو گئی ہو۔۔۔۔۔ بس کرو یہ پانی پیو اور بتاؤ کیا ہوا ہے" اس نے زبردستی ماریہ کو پانی پلایا۔ پانی پی کر کلیجے کو تھوڑی ٹھنڈک ملی۔ اس نے سبز آنکھیں اٹھا کر عائشہ کو دیکھا۔

"بس۔۔۔ ماریہ اتنا نہیں رو چلو مجھے بتاؤ کیا ہوا۔۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے تمہیں؟" عائشہ نے گلاس لیا اور اس کے چہرے پر آئے بال ہٹا کر محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس۔۔۔ اس رات من نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے" عائشہ کو سخت دھچکا لگا۔  
 "گھر سے نکال دیا لیکن کیوں"

"وہ میری شادی اس جوزف سے کروانا چاہتا ہے" اس نے روتے ہوئے رواداد سنائی۔  
 "واٹ۔۔۔ آنٹی نے روکا نہیں انہیں" ماریہ طنزیہ مسکرائی۔  
 "ارے آنٹی تو خود ان کی غلام ہیں وہ کیا بولیں گی" عائشہ نے لب بھینچ لیے۔



"پھر تم نے کیا کہا۔۔۔ گھر سے کیوں نکال دیا ایسے"

"میں نے بھی کہہ دیا کہ میں التمش سے ہی شادی کروں گی اس نے کہا اگر التمش سے شادی کرو گی تو ہم سے سارے رشتے توڑنے ہونگے۔۔۔ میں نے کہا ٹھیک ہے اور بس میں آگئی "عائشہ سوچ میں پڑ گئی۔ ماریہ نے عائشہ کا دیکھا۔

"عائشہ تم میرا ساتھ دو گی نا؟" اس نے التجائیہ انداز میں عائشہ کا ہاتھ پکڑا۔

"میں مرتے دم تک تمہارے ساتھ ہوں ماریہ۔۔۔۔ تم دوست ہو میری۔۔۔ لیکن ایک مسئلہ ہے نا "آخر میں وہ بچھ سی گئی۔

"کیا مسئلہ؟"

"التمش بھی تو ساری حقیقت نہیں جانتا کیا وہ ساری حقیقت جاننے کے بعد تم سے شادی کرے گا "ماریہ نے بھنویں بھیج کر زخمی نظروں سے اسے دیکھا۔

"اسے کوئی حقیقت نہیں بتائے گا۔۔۔ بس جیسے بھی ہے میں اسی جھوٹ کے ساتھ ہی اس کے ساتھ زندگی گزار لوں گی "عائشہ کے آبرو اٹھ گئے۔ (اف ماریہ کے جذباتی فیصلے)۔

"وہ تمہارے موم ڈیڈ سے ملنا چاہے گا کیا کرو گی پھر۔۔۔۔۔ "ماریہ سوچ میں پڑ گئی پھر جیسے دماغ میں کلک ہوا۔

"میں کچھ دن منظر سے غائب رہوں گی اور جب اس سے ملوں گی تو کہہ دوں گی کہ۔۔۔۔۔ "وہ رک گئی۔ عائشہ نے آبرو اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کہ۔۔۔۔۔؟"

"کہ میرے پیرنٹس کی کار ایکسیڈنٹ میں ڈیبتھ ہو گئی ہے اور ہو سکے تو پیرس سے جعلی ڈیبتھ پیپرز بنوا کر منگوا لوں گی " عائشہ کے لب کھلے کے کھلے رہ گئے۔ وہ اتنا گر سکتی تھی اتنا دھوکہ۔۔۔۔۔ وہ اتنی فریب کار تھی؟

"ماریہ آریوشیور کہ وہ تمہارا یقین کرے گا؟ "ماریہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی ٹوٹ کر دامن پر گرے۔



"آج تک کرتا آیا ہے میرے جھوٹوں پر یقین تو آج بھی کر لے گا بس پلیز تم میرا ساتھ دینا اور کسی کو مت بتانا کہ میں تمہارے ساتھ رہتی ہوں۔۔۔۔ میں سم بھی چینج کروں گی آج ہی" عائشہ نے سر ہلادیا۔ کیا کرتی وہ اب دوست تھی ساتھ تو دینا ہی تھا کیونکہ ماریہ نے مالی لحاظ سے عائشہ کی بہت مدد کی تھی آج جب وہ اس کے در پر آئی تھی تو وہ اسے دھتکار نہیں سکتی تھی اور ویسے بھی التمش سے شادی ہو جائے معاملہ ہی سیٹ ہو جائے گا سارا۔۔۔۔ ہاں بس التمش سے شادی ہو جائے ماریہ کی۔

عائشہ نے دل ہی دل میں خود کو تسلی دی۔

"اچھا ماریہ تم ٹینشن نہیں لو۔۔۔ جب تک چاہو رہ سکتی ہو یہاں تمہیں کوئی پرالیم نہیں ہوگی۔۔۔ ابھی منہ ہاتھ دھو لو میں کچھ کھانے کو لاتا ہوں" ماریہ کو ان باتوں سے سکون ملا۔ عائشہ اٹھنے لگی۔ ماریہ نے اس کو روکا۔

"نہیں ماریہ میں کچھ نہیں کھاتی بس سر میں درد ہے آرام کروں گی"

"تھوڑا سا کھا لو۔۔۔ بھوکے پیٹ اور درد ہوگا" عائشہ نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا۔

"نہیں عائشہ۔۔۔ قسم سے کچھ نہیں کھانا بس آرام کرنا ہے" عائشہ نے اس کی آنکھوں کی سرخی دیکھی تو وہ سمجھ گئی کہ واقعی سر درد زیادہ ہے۔ اس نے اور اصرار نہ کیا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ٹھیک ہے میرے کمرے میں رہنا ہے تو رہ لو نہیں تو اگر الگ کمرے میں رہنا ہے تو میں شام تک وہ صاف کروادوں گی وہیں رہ لینا تم" وہ دونوں جگہ سے کھڑی ہوئیں۔

"نہیں تمہارے ساتھ ہی رہ لوں گی ویسے بھی کچھ وقت کی ہی تو بات ہے پھر میں اپنا بندوبست۔۔۔۔"

"خبردار۔۔۔ جب تک التمش سے شادی نہیں ہوتی تم یہیں رہو گی میں نہیں چاہتی کہ اس حال میں تم کہیں بھی اکیلی رہو" عجیب خلوص تھا اس کے لہجے میں۔۔۔ ماریہ زخمی سا مسکرا دی۔ عائشہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کرے لیکن وہ اتنا جانتی تھی کہ اسے ماریہ کا ہاتھ پکڑ کر رکھنا ہے ہر صورت میں۔۔۔۔ جب تک التمش اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں نہیں لے لیتا اسے نہیں چھوڑنا۔۔۔۔ بالکل نہیں۔



اس نے ہاتھ میں پکڑا گلاس زمین پر دے مارا۔ رائمن نے بھنویں بھیج کر شدید غصے سے اسے دیکھا۔ ریفال کے بھی آبروان کا جملہ سن کر اٹھ گئے۔

"کیا مطلب ہے گھر سے نکال دیا؟" جوزف اونچی آواز میں دھاڑا۔

"اپنی آواز آہستہ رکھو لڑکے" انہوں نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ گاڈ ڈیڈ" جوزف نے اپنی پیشانی پر آئے بال ہٹائے۔

"ڈیڈ آخر کہاں گئی ہوگی وہ آپکو ایسے گھر سے نہیں نکالنا چاہیے تھا اسے" ریفال نے سنجیدگی سے کہا۔ گریس خاموش آنسوں بہا رہی تھیں۔ صوفیہ اور جولیہ بھی پریشانی سے ایک صوفے پر بیٹھی انہی کو دیکھ رہی تھیں۔

"جہاں بھی جائے اتنی ہٹ دھرمی۔۔۔ اس کی انا اتنی آسمان کو چھو رہی تھی کہ گھر چھوڑ کر چلی گئی" رائمن نے منہ بنا کر کہا۔

"وہ گھر چھوڑ کر نہیں جاسکتی آپ نے اسے گھر سے نکالا ہے ڈیڈ" جوزف کا غصہ بھی آسمان کو ہی چھو رہا تھا۔ رات کے نو بج رہے تھے اور ماریہ کا کچھ پتہ نہیں چلا تھا سونے پر سہاگا اس کا نمبر بھی بند ہو چکا تھا۔

"ہاں میں نے نکالا ہے اب کر لے گی وہ اس التمش سے شادی" جوزف کے دل پر گھونسا پڑا۔ اس نے سخت نظروں سے رائمن کو دیکھا۔

"ڈیڈ اسے ڈھونڈیں ہر صورت میں ورنہ۔۔۔"

"ورنہ۔۔۔ ورنہ کیا باپ کو دھمکی دیتے ہو ہاں؟" رائمن نے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے گردن کڑا کر پوچھا۔

"ورنہ میں اسے اپنے طریقے سے ڈھونڈوں گا اور میرا طریقہ آپ جانتے ہی ہیں" آخر الفاظ پر زور دے کر وہ ناجانے ان کو کیا بھاور کر وانا چاہ رہا تھا۔



"آنٹی آپ فکر نہیں کریں پہلی بات تو یہ کہ جوزف اسے ڈھونڈ لائے گا میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔ لیکن میں بھی اپنی  
کوشش کروں گا آپ بے فکر رہیں "گریس نے روتے ہوئے سر کو خم دیا۔ ماحول میں بس اس کی سسکیوں اور صوفیہ  
جولیہ کی انہیں چپ کروانے کی آواز تھی بس۔۔۔۔۔

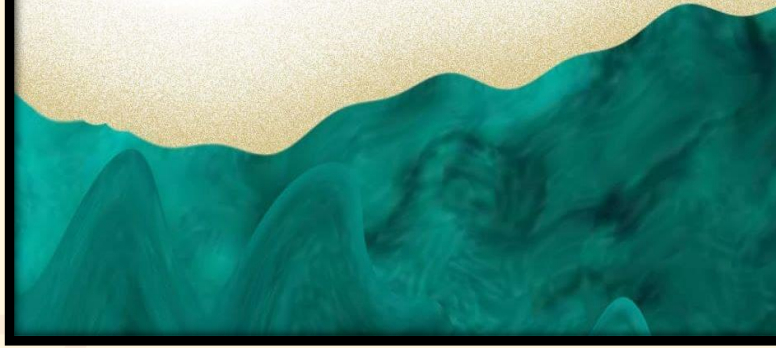


باقی آئندہ



# پل صراط

عنیزہ زاہد



"تم مجھے ایک برا انسان سمجھتی ہو نا۔ مجھے پہچاننے میں تم سے ذرا سی غلطی ہو گئی۔ میں صرف برا نہیں، ایک بدترین انسان ہوں۔" وہ گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے ایک ٹرانس میں کہہ رہا تھا۔ شراب گلاس سے باہر گرنے لگی تھی پر اسے تو جیسے ہوش ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے وہ گلاس اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا۔

وہ خوف سے اپنی جگہ پر سمٹی۔ "کیا کہہ رہی تھی تم؟ اس وقت تمہارا کوئی موڈ نہیں ہے مجھ جیسے شرابی کے منہ لگنے کا؟" وہ خود سے سوال کرتا، خود سے جواب دیتا اس کے قریب بیٹھا۔ "اور یہ کہ میں نشئی ہوں؟ آج تمہیں بھی شراب کی لذت چکھاؤں گا۔" اس نے گلاس منال کے منہ کے قریب کیا۔

☆☆☆

'کبھی تو تو بھی محبت کرے گا۔'

فاران احمد نے محبت کی تھی!

'تو بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہے گا۔'

اس نے بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔

اور پھر۔۔ پھر وہ تجھے چھوڑ جائے گی۔'

اور پھر وہ اسے توڑ گئی۔

'پھر میں تیرے پاس آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دل پہ مت لے۔ وہ چلی گئی تو کیا ہوا، کوئی اور آجائے گی۔' اس کے جانے کے بعد کوئی نہیں آیا۔ اس نے آنے ہی نہ دیا۔

"یہاں دستخط کرو غازہ ! " کاغذ غازہ کے سامنے کرتے ہوئے انہوں نے کہا تو غازہ نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس اجنبی شخص کو دیکھا جس سے ابھی وہ چند گھنٹوں پہلے ملی تھی۔ ان چند گھنٹوں کی ملاقات نے اس شخص کو اس کا مختار بنا ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار قلم پکڑتے ہوئے غازہ کے ہاتھ بڑی طرح کانپنے لگے۔ وہ تو با آسانی قلم تھام کر شفاف کاغذ پر آدھی ترچھی لکیریں کھینچ کر بہت سارے خاکے بنا لیا کرتی تھی، کچھ دھندلے ہوتے تو کچھ میں پہلی ہی حسرت میں جان موجود ہوتی۔

"تم رشتے کھونے سے ڈرتی ہو غازہ ! " سبیکہ کا چند روز قبل کہا گیا جملہ کان کے پردے پر ابھرا تھا۔ "بچ کہا تھا تم نے میں رشتے کھونے سے ڈرتی ہوں سبیکہ ! اور یہ نیا ادھر رشتہ بھی شاید میں کھونے کے لیے ہی بنا رہی ہوں۔" دل میں اس کے کہنے کا جواب دے کر اس نے کاغذ پر قلم گھسیٹا تھا۔ عجیب بات تھی وہ ایک کاروباری شادی کے لیے دلہن بنی ہوئی تھی۔

☆☆☆

"میری زندگی برباد کر کے تم یہاں سکون سے سو رہی ہو۔ شام سے مینو مجھے فون کر رہی ہے اور میں اس کا فون نہیں اٹھا رہا جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں اس سے بے وفائی کرنے پر بے حد شرمندہ ہوں۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو چاہا ہے اور تم زبردستی ایک بزنس ڈیل کی طرح میرے سر پر آ گئی ہو۔" وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اپنے اندر کا سارا انتشار اس پر انڈیل رہا تھا۔ غازہ خاموشی سے بس اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے واقعی ہی اس شخص پر ترس آیا تھا جس کی محبت آباد ہونے سے پہلے ہی اس کے باپ نے اجاڑ دی تھی۔ وہ بستر سے اتر کر اس کے نزدیک آئی تھی۔

"میں بہت تلخ ہو چکی ہوں کلج ! جانتے ہو کیوں؟" اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی آہستگی سے کہا تھا۔

"کیونکہ اس دنیا اور معاشرے کی سفاکی آپ کو تلخ بنا دیتی ہے۔ اول تو مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تم کسی سے کمینڈ ہو اور بالفرض اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو تب بھی میں وہاں کچھ نہیں کر پاتی۔ میں یہ کاغذی تعلق تب بھی نہیں روک سکتی تھی۔ تمہاری مجرم میں نہیں ہوں کلج ارسلان ! بلکہ اپنے مجرم تم خود ہو۔ مینو کے مجرم تم ہو جو محض اپنے باپ کی لالچ کے ہاتھوں اپنی محبت پر ایک کاغذی سوتن لے آیا۔" وہ سینے پر بازو پیٹتے انتہائی تلخی سے کہہ رہی تھی جبکہ کلج بس حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

ایسین خانج



# ابراہیم



# تطمئن القلوب



## دانش آرزو

"جانتے ہو میرے لیے اب محبت کیا ہے۔" وہ آنسوؤں کو بمشکل روکے ہوئے تھی۔ "م جس سے (ال) مالک شروع ہوتا ہے، ج جس سے (ال) حلیم شروع ہوتا ہے، ب جس سے (ال) باری اور ت سے تمنا (وہ جو اللہ سے کی جاتی ہے) شروع ہوتی ہے۔ بس یہی ہے میرے نزدیک محبت!" وہ ضبط کی انتہا پہ تھی۔ "ایک وقت تھا تم میری تمنا تھے مگر اب صرف ایک ہی تمنا ہے میری۔۔۔ اللہ۔۔۔ بس اللہ۔۔۔" وہ رکی اور گہرا سانس لے کر بولی۔ "ایک بار بھلا بھی نے کہا تھا کہ ایک بار جو چڑھ جائے رنگ حب الہی تو اتر جائیں۔۔۔! ہاں وہی رنگ چڑھ گیا ہے مجھے۔" وہ زید کی خاموشی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اب ایک آخری جملہ رہ گیا تھا کہنے کو۔ وہ ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگی تھی کہ زید بولا۔ "تمنا تمہیں نہیں بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تمہارا ہوں، تمہارا تھا، اور تمہارے غم میں بس ایک دستخط کی دیر ہوتی ہے۔" وہ سگدل ہو چکی تھی۔ دوسری جانب زید کو دھچکا لگا تھا۔

☆☆☆

"مجھے سننے میں آیا ہے کہ تم کسی کو پسند کرتی ہو۔" اسے جھکا لگا کیا وہ جان گئے تھے۔ وہ ذرا بوکھلا گئی مگر جھوٹ وہ نہیں بولنا چاہتی تھی۔ "جی، مگر آپ سے کس نے کہا؟" اس نے لکھ ہی دیا۔ "وہ اہم نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا نام کیا ہے؟" وہ کچھ مزید بوکھلائی۔ اب کیا کرے؟ "میں نہیں بتا رہی۔ ابھی کچھ کنفرم نہیں ہے۔ میں ایسے تو نام نہیں بتا سکتی نا؟" اسے یہی جواب ٹھیک لگا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ یہ تاثر دے گی کہ وہ جو کوئی بھی ہے اس نے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔ اب جھوٹ ہے تو جھوٹ سہی۔ شرم سے توجہ ہٹا کر گئی۔ "ویسے تم نہ بھی بتاؤ تو میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔" وہ گھبراہٹ میں پگھل رہی تھی جلتی موم کی طرح۔ اچھا اتنے پریقین ہیں تو بتائیں نام؟" اس نے ڈرتے ڈرتے ناپ کیا۔ "میں جانتا ہوں تم مجھے ہی پسند کرتی ہو، آخر۔۔۔" وہ دم بخود رہ گئی۔ آخر وہ کیسے جان سکتے تھے؟ در اگر وہ جانتے تھے تو کب سے جانتے تھے؟ وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔

## وراثت

## فاطمہ ملک

"اگر تمہاری مجھ سے شادی نہ ہوئی ہوتی اور تمہیں موقع ملتا تو کیا تم حسن خان کو اپنا بیٹا؟"

رقیہ الجھ سی گئی۔ "میں سمجھی نہیں آپ کی بات کا مطلب۔"

وارث جان نے بہت سوچنے کے بعد سوال کا انداز بدل دیا۔ "تمہیں مجھ میں یا حسن خان میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو کسے چنو گی؟"

رقیہ وارث کے اس سوال پر ناراض ہو گئی۔ "کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ یہ کیا عجیب سا سوال ہے۔ آپ شوہر ہیں میرے اور وہ کوئی نہیں میرا۔ بس ساتھ پڑھتا ہے اور اچھا کلاس فیلو ہے۔ اس کا آپ سے کیا مقابلہ بھلا!!"

وارث جان ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔ "رقیہ میں صرف اور صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم حسن خان کے ساتھ کو پا کر خوش رہ سکتی ہو تو۔۔۔" اس کے باقی ماندہ الفاظ اندر کہیں دب کر رہ گئے تھے۔ رقیہ جو وارث جان سے کبھی اونچی آواز میں بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس نے وارث جان کے گال پر زور دار تھپڑ مار دیا۔ اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ کیسے اس کا ہاتھ وارث پر اٹھ گیا۔

☆☆☆

"امبر تم نے کہیں رقیہ کو دیکھا ہے۔ مجھے گیٹ سے پتا چلا کہ رقیہ آچکی ہے۔" رقیہ کی حسن کی طرف بیک تھی۔ رقیہ مسکراتے ہوئے ہلٹی اور حسن خان وہیں دل تمام کر کھڑا ہو گیا۔ "اف۔۔۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔" اس سے پہلے کہ حسن خان مزید کچھ اور کہتا رقیہ اس کی طرف بڑھی۔ حسن خان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ آج وہ رقیہ کو پا لینے کے جنون سے آیا ہے۔ حسن خان کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں۔ انہوں نے رقیہ کے لیے تعریفی جملے کچھ اس طرح کہے۔ "بہت خوبصورت ہو تم اور آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔ جانتی ہو آج مجھے کیوں لایا ہے اپنے ساتھ؟؟" ابھی وہ مزید کچھ کہتیں کہ رقیہ نے مسکرا کر حسن کو مخاطب کیا۔

"حسن ان سے ملو میرے سہنڈ۔ سردار وارث جان۔" حسن کی آنکھیں پھٹ سی گئیں وہ بے اختیار بولا "کیا؟؟؟ کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟ کون ہے یہ؟؟۔۔۔ مطلب تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے ان کا؟؟؟"

## ناول سفر خداتک کی دیک جھلک

ملاقاتی کمرے میں سامنے کرسی پر حنا بیٹھی تھی جو عمر کو  
دیکھ کر جلدی سے کھڑی ہو گئی۔

عمر اب دوسری کرسی پر بیٹھ چکا تھا اور حوالدار دس  
منٹ کا وقت دے کر جا چکا تھا۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟"

عمر نے قدرے ناگواری سے  
پوچھا۔

"کیا مطلب کیوں آئی ہوں؟ مجھے تو آپ کی مدد کے  
لیے آنا ہی تھا۔ مجھے یقین ہے آپ نے کوئی قتل نہیں  
کیا۔"

حنانے نرمی سے جواب  
دیا۔

سفر خداتک

آئمہ محیب

Safar-e-Ahlab  
DEAR THE STRAIN OF YOUR KITE

"دیکھو مجھے اس سب کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔" ابھی

عمر بات کر رہی رہا تھا کہ حوالدار اندر آیا " چلو

سلاخوں میں ملاقات کا وقت ختم

"

ہوا۔

مکمل ناول فری میں پڑھنے کے لیے یہاں

کلک کریں۔

[safareadab.com](http://safareadab.com)

"میں نے مدد کے لیے بلایا؟ نہیں نا تو پھر کیوں آئی تم۔

اس معاملے سے تمہارا کوئی واسطہ نہیں ہے اس لیے

چکی جاو یہاں سے اور دوبارہ مت آنا۔"

عمر نے غصے سے کہا۔ وہ نہیں چاہتا تھا اس کی وجہ سے

حنا کو کوئی نقصان پہنچے۔ جو بھی تھا فحلال وہ اس کی ذمہ

داری تھی جس سے وہ منہ نہیں پھیر سکتا

تھا۔

"عمر دیکھو ابھی ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے۔ یہ

سب باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں۔ ابھی آپ کا یہاں

سے باہر نکلنا بہت ضروری ہے۔ بابا بھی یہاں پہ نہیں

ہے جو کچھ کرتے۔ اب جو کرنا ہے ہمیں ہی کرنا ہے۔

مجھے بتاؤ کیا کوئی وکیل رکھا ہے آپ نے جو آپ کا کیس

لڑے۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"نہیں مجھے کسی وکیل کی ضرورت

نہیں۔"

"یہ کیا بات ہوئی میں ابھی جا کر کسی وکیل سے بات

کرتی ہوں۔ آپ پریشان نہ ہوں میں آپ کو باہر نکلاؤ

کر رہی رہوں گی۔"



سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب